Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT)

بعنوانِ ولادتِ حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام

Contact us on
0213 2253 606

جن کی محبت میں کائنات اور اس کا نظام خلق ہوا:

پروردگارِ عالم نے کچھ ہستیوں کی محبت میں اس کائنات کو خلق کیا کہ جن کے نور کی شعاعوں سے آفتاب کو روشنی بخشی اور پھر سورج نے اپنے طلوع اور غروب کے سفر کا آغاز کیا کہ دن گزرتے رہے کہ مہینہ ہوا، مہینوں کے گزرنے سے سال اور پھر صدیاں بنتی رہی کہ سورج کے اس سفر کے ساتھ زمانہ گزرتا رہا اور گزرتے زمانے کے ساتھ ساتھ آفتابِ فلک ہمارے پیارے نبی حضرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امامِ علی مرتضیٰ علیہ السلام کی زیارت سے بھی مشرّف ہوا اور ان ہستیوں کی زیارت کرتے ہوئے یوں بعثت کے چار سال بھی گزر گئے اور پھر پانچویں سال کی ۲۰ جمادی الثانی کو خورشیدِ سما، آغوشِ حضرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک شہزادی کی زیارت سے بھی مشرّف ہوا۔ وہ روز، روزِ جمعہ تھا یعنی تمام دنوں سے افضل دن میں اس بی بی علیہا السلام کی آمد ہوئی جو بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں جب کہ وہ بی بی علیہا السلام نہ نبوّت کے درجے پر فائز ہیں نہ امامت کی منزلت پر ہیں لیکن خدا کی وہ حجّت ہیں کہ امامت کے گیارہویں تاجدار حضرتِ امامِ عسکری علیہ السلام فرماتے ہوئے نظر آئے کہ

نَحْنُ حُجَجُ اللهِ عَلَى الْخَلَائِقِ وَأُمُّنَا فَاطِمَةُ حُجَّةُ اللهِ عَلَيْنَا

ہم مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں اور ہماری مادرِ گرامی حضرتِ فاطمہ علیہا السلام ہم پر اللہ کی حجّت ہیں۔[1]

القابات اور خطابات سیدہ کونین علیہا السلام:

یہ شہزادی علیہا السلام نبوّت اور امامت کے درمیان عصمت کی ایک ایسی مضبوط کڑی ہیں کہ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادی علیہا السلام کو مختلف القابات سے یاد کیا کہ کبھی مرضیہ تو کبھی محدثہ فرمایا، کبھی اپنا ٹکڑا یعنی بَضعَۃٌ مِّنِّی سے یاد کیا اور جب مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہا کہ شہزادی کونین علیہا السلام، رسالت پر شفیق ہیں تو أُمِّ أَبِیهَا کہہ کر سیدہ علیہا السلام کو پکارا۔

نگاہِ سید المرسلین وسید الاولیاء علیہما السلام میں احترام ومقام سیدہ عالم علیہا السلام:

یہ وہ ملکۂ عصمت ہیں کہ جن کے احترام میں نبوّت کھڑی ہو جائے۔جی قارئینِ کرام کتاب القطرۃ میں علامۂ سیدِ احمدِ مستنبطؒ روایت رقم کرتے ہیں کہ جب مولا علی علیہ السلام حجرۂ حضرتِ فاطمۂ زہرا علیہا السلام سے باہر تشریف لا رہے تھے تو راوی نے مولا کائنات علیہ السلام کی کیفیت کو کچھ اس طرح بیان کیا، کہ وہ کہتا ہے۔

[1] اسرار الفاطمیہ، شیخ محمد فاضل، ص ۱۷

رَجَعَ الْقَهْقَرَى

حضرتِ علی علیہ السلام الٹے قدم چلتے ہوئے (حجرۂ سیدہ سے) پلٹے۔

اور اسی روایت میں جنابِ سیدہ علیہا السلام نے خود اپنے چاہنے والوں کے لیے بیان کیا ہے کہ کس طرح سے نورِ جنابِ سیدہ علیہا السلام اس کرّۂ ارض پر تشریف لائیں۔

جنابِ سلمانِ محمّدی (فارسی) کہتے ہیں کہ عمّارِ یاسر نے مجھے بتایا کہ "ایک روز میں نے مولائے کائنات علیہ السلام کو جنابِ زہرا علیہا السلام کے حجرے میں جاتے ہوئے دیکھا اور جیسے ہی جنابِ سیدہ علیہا السلام کی نظر مولائے کائنات علیہ السلام پر پڑی تو دخترِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

أُدْنُ لِأُحَدِّثَكَ بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ وَبِمَا لَمْ يَكُنْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حِينَ تَقُومُ السَّاعَةُ

میرے پاس آئیں تاکہ میں آپ علیہ السلام کو (زمانۂ ماضی میں) جو ہو چکا اور اس کے کرنے والے اور قیامت تک جو نہیں ہوگا اس کے بارے میں بتاؤں۔

پھر جنابِ عمّارِ یاسر کہتے ہیں کہ "میں نے دیکھا مولا علی علیہ السلام حجرۂ جنابِ زہرا علیہا السلام سے الٹے قدم باہر تشریف لائے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام کو پاس بلایا، تو اللہ کے افضل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

اللہ کے افضل ولی جنابِ علی علیہ السلام تشریف فرما ہوگئے، پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

تُحَدِّثُنِی أَمْ أُحَدِّثُكَ

آپ علیہ السلام بات کریں گے یا میں بات کروں؟

جواب میں مولائے کُل علیہ السلام نے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے) فرمایا کہ

اَلْحَدِیثُ مِنْكَ أَحْسَنُ یَا رَسُولَ اللهِ

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ اچھی بات کرتے ہیں۔

یہ سنتے ہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

کَأَنِّی بِكَ وَقَدْ دَخَلْتَ عَلَی فَاطِمَةَ وَقَالَتْ لَكَ كَیْتَ وَكَیْتَ فَرَجَعْتَ

گویا میں آپ علیہ السلام کو دیکھ رہا تھا کہ آپ علیہ السلام جنابِ فاطمہ علیہا السلام کے پاس گئے تھے اور انہوں نے آپ علیہ السلام سے ایسا ایسا کہا تو آپ علیہ السلام وہاں سے پلٹ آئے۔

اب صاحبِ منبرِ سلونی علیہ السلام نے رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ

نُورُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورِنَا؟

کیا سیدۂ فاطمہ علیہا السلام کا نور ہمارے نور سے ہیں؟

جواب میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

أَوَلاَ تَعْلَمُ

کیا آپ علیہ السلام کو نہیں معلوم؟

جنابِ عمّار کہتے ہیں کہ "یہ سنتے ہی امامِ علی مرتضیٰ علیہ السلام نے سجدہ کیا اور اب امامِ دوجہاں پھر سے حجرۂ سیدہ علیہا السلام میں داخل ہوئے تو خاتونِ جنّت علیہا السلام نے فرمایا کہ

كَأَنَّكَ رَجَعْتَ إِلَى أَبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخْبَرْتَهُ بِمَا قُلْتُهُ لَكَ

گویا میں دیکھ رہی تھی کہ آپ علیہ السلام میرے بابا (حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس پلٹے تھے اور میں نے جو آپ علیہ السلام سے کہا تھا، آپ علیہ السلام نے میرے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا "اے فاطمہ علیہا السلام! آپ علیہا السلام نے بلکل ٹھیک کہا، ایسا ہی تھا"۔ تو جنابِ زہرا علیہا السلام نے مولائے کائنات علیہ السلام سے فرمایا کہ

يَا أَبَا الْحَسَنِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ نُورِي وَ كَانَ يُسَبِّحُ اللهَ جَلَّ جَلاَلُهُ

اے ابا الحسن (کنیتِ امام علی علیہ السلام) اللہ نے مجھے حقیقت میں اپنے نور سے خلق کیا ہے کہ وہ تسبیح خدا میں مشغول رہتا تھا۔

ثُمَّ أَوْدَعَهُ شَجَرَةً مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ فَأَضَاءَتْ

پھر اس نور کو جنّت کے ایک درخت میں رکھ دیا تو وہ درخت جگمگا اٹھا۔

فَلَمَّا دَخَلَ أَبِی الْجَنَّةَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِلْهَاماً أَنِ اقْتَطِفِ الثَّمَرَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ أَدِرْهَا فِی لَهَوَاتِكَ فَفَعَلَ

پھر جب میرے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنّت میں شرفیاب ہوئے تو اللہ نے انہیں وحی کی کہ وہ اس درخت کے ایک پھل کو توڑ کر کے کھائیں، پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

فَأَوْدَعَنِی اللهُ سُبْحَانَهُ صُلْبَ أَبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ أَوْدَعَنِی خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ فَوَضَعَتْنِی

نتیجتاً اللہ نے مجھے اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلب میں اتار دیا پھر مجھے جنابِ خدیجہ بنتِ خویلد علیہا السلام میں رکھا۔

وَ أَنَا مِنْ ذَلِكَ النُّورِ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ وَ مَا لَمْ يَكُنْ يَا أَبَا الْحَسَنِ

میں اسی نور (نورِ الٰہی) سے ہوں کہ جو ہو چکا، جو ہونے والا ہے اور جو قیامت تک نہیں ہو گا مجھے سب کے بارے علم ہے۔[1]

[1] القطرہ، علامہ سید احمد مستنبط، ج ۱

مخدومہ کونین علیہا السلام کا تحفہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے:

آخر میں اس تحریر میں مخدومہ کونین حضرتِ فاطمۂ زہرا علیہا السلام کا وہ تحفہ آپ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو جنابِ سلمانِ محمدّی کو شہزادی نے دیا تھا علامۂ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں لکھتے ہیں کہ، حورانِ جنّت کچھ کھجوریں لے کر کے خدمتِ جنابِ زہرا علیہا السلام میں حاضر ہوئی تھی اور ان خوشبودار کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں بی بی علیہا السلام نے جنابِ سلمان کو عطا کیں اور پھر شہر مدینۂ منورہ میں جنابِ سلمان جس سے ملاقات کرتے تو وہ یہ ہی سوال کرتا کہ کیا تمہارے پاس خالص مشک ہے؟ اور جب انہوں نے ان کھجوروں کو تناول کیا تو ان میں گٹھلی نہیں تھی پھر جب یہ بات جنابِ سلمان نے شہزادی علیہا السلام کو بیان کی تو بی بی علیہا السلام مسکرائی اور فرمایا کہ

يَا سَلْمَانُ مِنْ أَيْنَ يَكُونُ لَهُ نَوًى

اے سلمان! ان میں کہاں سے گٹھلی ہو گی۔

نیز فرمایا کہ

وَإِنَّمَا هُوَعَزَّوَجَلَّ خَلَقَهُ لِي تَحْتَ عَرْشِهِ بِدَعَوَاتٍ كَانَ عَلَّمَنِيهَا اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

یہ تو وہ کھجوریں ہیں جنہیں پروردگار نے میرے لیے تحتِ عرش اس دعا کے عوض خلق کیا ہے جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی تھیں۔

پس جب جنابِ سلمانِ محمدّی نے اس دعا کو سیکھنے کی خواہش کی تو شہزادی علیہا السلام نے فرمایا کہ

إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَلْقَى اللهَ وَهُوَ عَنْكَ غَيْرُ غَضْبَانَ فَوَاظِبْ عَلَى هَذَا الدُّعَاءِ

اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ وہ تم سے غضب ناک نہ ہو تو اس دعا کی پابندی کرو۔

اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللهِ النُّورِ

بِسْمِ اللّهِ الَّذِی یَقُولُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُونُ

بِسْمِ اللّهِ الَّذِی یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُورُ

بِسْمِ اللّهِ الَّذِی خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ

بِسْمِ اللّهِ الَّذِی هُوَ بِالْمَعْرُوفِ مَذْکُورٌ

بِسْمِ اللّهِ الَّذِی أَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ

بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ فِی کِتَابٍ مَسْطُورٍ عَلَى نَبِيٍّ مَحْبُورٍ[1]

آخر میں تمام مومنین اور مومنات بالخصوص ہمارے وقت کے امام حضرتِ مہدی صاحبِ الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بارگاہِ امامت میں ان کی جدۂ ماجدہ، صدیقۂ کبریٰ، حضرتِ فاطمۂ زہرا علیہا السلام کی آمدِ پرنور کی تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں۔

وَصَلَّى اَللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ اَلطَّيِّبِينَ اَلطَّاهِرِينَ

از قلم مولانا علی اصغر ہدایتی نجفی

[1] بحار الانوار، مجلسیؒ، ج۹۱، ص۲۲٦